روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 26 فروری 2001ء- 1421 ہجری- 26- تبلیغ 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 47

میں کامیاب ہو گیا

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دشمنوں نے ستر صحابہ کو دھوکہ سے تبلیغ کے بہانے بلایا مگر انتہائی سفاکی کے ساتھ شہید کر دیا- وفد کے سردار حضرت حرام بن ملحانؓ کو پشت کی طرف سے نیزہ مارا گیا جو جسم سے پار ہو گیا- جب خون کا فوارہ پھوٹا تو انہوں نے چلو بھر کر منہ اور سر پر پھیرا اور فرمایا **فزت برب الکعبہ** کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا-

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ابتلا ضرور آتے ہیں تا کچوں اور پکوں میں امتیاز ہو اور مومنوں اور منافقوں میں بین فرق نمودار ہو اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) یہ لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا ہی کہنے پر نجات پا جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کا کوئی امتحان نہ ہو- یہ کبھی نہیں ہوتا- دنیا میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے جب دنیاوی نظام میں یہ نظیر موجود ہے تو روحانی عالم میں یہ کیوں نہ ہو- بغیر امتحان اور آزمائش کے حقیقت نہیں کھلتی- آزمائش کے لفظ سے یہ بھی دھوکا نہ کھانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو جو عالم الغیب اور یعلم السر و الخفی ہے امتحان یا آزمائش کی ضرورت ہے اور بدوں امتحان یا آزمائش کے اس کو کچھ معلوم نہیں ہوتا ایسا خیال کرنا نہ صرف غلطی بلکہ کفر کی حد تک پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان صفات کا انکار ہے- امتحان یا آزمائش کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ تا حقائق مخفیہ کا اظہار ہو جاوے اور شخص زیر امتحان پر اس کی حقیقت ایمان منکشف ہو کر اسے معلوم ہو جاوے کہ وہ کہاں تک اللہ کے ساتھ صدق و اخلاص و وفا رکھتا ہے اور ایسا ہی دوسرے لوگوں کو اس کی خوبیوں پر اطلاع ملے- پس یہ خیال باطل ہے- اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ جو امتحان کرتا ہے تو اس سے پایا جاتا ہے کہ اس کو علم نہیں اس کو تو ذرہ ذرہ کا علم ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایک آدمی کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلا آویں اور وہ امتحان کی چکی میں پیسا جاوے کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

ابتلاؤں اور امتحانوں کا آنا ضروری ہے بغیر اس کے کشف حقائق نہیں ہوتا-

(ملفوظات جلد دوم ص 376)

☆☆☆☆☆

خصوصی درخواست دعا

☆ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

☆☆☆☆☆

داخلہ مدرسۃ الحفظ برائے طالبات 2001ء

☆ مدرسۃ الحفظ برائے طالبات میں داخلہ 2- اپریل بروز سوموار صبح 9 بجے ہوگا- یہ مدرسہ مہمان خانہ خواتین کے ایک حصہ میں جاری ہے- شرائط داخلہ درج ذیل ہیں:-

1- طالبہ پرائمری پاس ہو اور عمر 9، 10، 11 سال ہو-

2- صحت اچھی ہو-

3- قرآن کریم صحت تلفظ کے ساتھ روانی سے پڑھنا آتا ہو-

4- والدہ کو قرآن کریم صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا آتا ہو- اور وہ بچی کو سبق یاد کروانے اور سننے کے لئے وقت دے سکتی ہوں-

5- ہوسٹل کا انتظام نہیں ہے- ربوہ سے باہر رہنے والے والدین کو رہائش کا تسلی بخش انتظام خود کرنا ہوگا-

7- درخواست داخلہ والدین سادہ کاغذ پر پرنسپل کے نام درج ذیل کوائف کے ساتھ 25 مارچ تک بھجوادیں- نام طالبہ- ولدیت- تاریخ پیدائش- مکمل پتہ- اور پرائمری پاس سرٹیفکیٹ امتحان پاس کرنے کے بعد دے دیا جائے- حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا-

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ ادارہ مارچ 1993ء سے نظارت تعلیم کی سرپرستی میں کامیابی کے ساتھ جاری ہے- جماعت کی محنتی، ہونہار طالبات اس سے فائدہ اٹھائیں-

(پرنسپل)

جلسہ یوم مصلح موعود

بمقام اقامۃ الظفر وقف جدید ربوہ

جماعت احمدیہ میں 20 فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے منایا جاتا ہے۔ اس دن حضرت مصلح موعود کے بابرکت وجود میں خداتعالیٰ کے پورے ہونے والے نشانات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ علوم ظاہری و باطنی سے متعلق کارناموں اور خدمات جلیلہ کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس دن پاکستان کی مختلف جماعتوں کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بھی مختلف اجلاسات اور پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ ان میں سے ایک وقف جدید کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا جلسہ بھی ہے جو اقامۃ الظفر وقف جدید دارالصدر غربی حلقہ لطیف میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ طلبہ وقف جدید نے پورے جوش و خروش سے درج ذیل موضوعات پر قیمتی مقالے پڑھے۔ پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اس کا ظہور، حضرت مصلح موعود کے کارنامے، حضرت مصلح موعود کی فکر و فراست اور ذیلی تنظیمیں اور وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ تقاریر کے دوران طلبہ نے خوش الحانی سے نظمیں بھی پڑھیں۔ مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب نے بھی اپنی ایک مشہور خوبصورت نظم سنائی جس کا پہلا شعر کچھ یوں ہے۔

اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ
یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

محترم مہمان خصوصی نے حضرت مصلح موعود کی سیرت مبارکہ کے پہلو صلہ رحمی پر اپنے ذاتی تاثرات بیان فرمائے۔ انہوں نے فرمایا حضرت مصلح موعود کی زندگی اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی میں گزری۔ آپ نے ہمیشہ حق کو قائم کیا اور اس میں کوشاں رہے۔ آپ نے کمزوروں اور ناتوانوں کے بوجھ اٹھائے۔ حضرت مصلح موعود ہمیشہ اپنے رشتہ داروں کی ضروریات، احساسات اور جذبات کا خیال رکھتے۔ صلہ رحمی سے متعلق مہمان خصوصی نے بعض واقعات بھی بیان فرمائے۔ شامیانے لگا کر جلسہ گاہ بنائی گئی تھی اور بینرز اور چارٹس کی مدد سے سجایا گیا تھا۔ طلبہ کے علاوہ کئی بزرگان اور مہمان بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ آخر پر محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے مہمان خصوصی اور دیگر مہمانوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

☆☆☆☆

سالانہ کھیلیں

☆ مورخہ 21 فروری 2001ء کو جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کا اختتام ہوا۔ ان کھیلوں میں کئی اجتماعی اور انفرادی ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں طلبہ نے جوش خروش سے حصہ لیا۔ کھیلوں کے آخری دن روک دوڑ کا دلچسپ مقابلہ بھی ہوا۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم مولانا جلال الدین قمر صاحب تھے۔ جنہوں نے کامیاب ہونے والے طلبہ میں انعامات تقسیم فرمائے۔ بہترین کھلاڑی کا اعزاز عثمان احمد طالع صاحب نے حاصل کیا اور بہترین گروپ بسالت گروپ قرار پایا۔ محترم مہمان خصوصی نے اپنے اختتامی خطاب میں کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ اس پروقار تقریب کا اختتام ہوا۔ دعا کے بعد مہمانان کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

☆☆☆☆

افتتاحی تقریب

☆ انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی واقع دارالعلوم وسطی ربوہ کی افتتاحی تقریب 16 فروری 2001ء کو منعقد ہوئی۔ اس میں Oracle اور Unix.os کے پروگرام بھی سکھائے جا رہے ہیں۔ اور بعض دیگر ایڈوانس کورسز بھی شروع کئے گئے ہیں۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے مختصر خطاب اور دعا سے افتتاح کیا۔ اس سے قبل مکرم عرفان شمیم صاحب نے ادارہ کا تعارف کروایا۔

☆☆☆☆

میں یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆

رپورٹ تقریب تقسیم انعامات واقفین نو احمد نگر

☆ مورخہ 18 جنوری 2001ء بروز جمعرات بعد نماز عصر۔ بیت الحبیب احمد نگر میں واقفین نو احمد نگر کی تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ جس میں ان واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے گئے جنہوں نے 2000ء میں ہونے والے جائزہ میں بلاک اور ربوہ کی سطح پر مختلف مضامین میں اول اور دوئم پوزیشن حاصل کی تھیں مکرم رفیق احمد صاحب سیکرٹری وقف نو احمد نگر نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ مکرم وکیل صاحب وقف نو نے نمایاں پوزیشن لینے والے 19 بچوں، سیکرٹری صاحب وقف نو، نمائندہ والدین اور ٹیچرز واقفین نو کلاسز میں انعامات تقسیم کئے۔ اس اجلاس میں شریک 62 والدین اور 65/70 واقفین نو نے شرکت کی جن کے مختلف سوالات کے جواب دیئے گئے اور بچوں کا مختصر جائزہ لیا۔ شکریہ ادا کرنے کے بعد مکرم محمد اسلم بٹ صاحب صدر جماعت احمد نگر نے دعا کرائی اور تقریب کا اختتام ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆☆☆☆

عید ملن واقفین نو راولپنڈی 2001ء

☆ کرنل ولی الرحمن صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

راولپنڈی کے واقفین نو کا عید ملن پروگرام 11 فروری 2001ء صبح 11 بجے ایوان توحید راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ ایوان توحید کے مین ہال کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ اس میں وقف نو کے نئے بینرز بنا کر لگائے گئے تھے۔ واقفین نو نے اپنے ہاتھ سے پوسٹر بنائے تھے وہ دیواروں پر آویزاں کر دیئے گئے تھے۔ اس پروگرام میں تمام واقفین نو، ان کے والدین اور بہن بھائی، تمام ٹیچرز و نگران ٹیچرز، سیکرٹریان و نگران وقف نو اور سربیان کرام نے شرکت کی۔ 250 بچے اور 275 مرد و خواتین یعنی کل 525 کی حاضری تھی۔

پروگرام میں تلاوت، نظمیں، لطیفے، عید کیسے منائی کے موضوع پر فی البدیہہ تقریریں، معلوماتی سوال و جواب، چھوٹے بچوں کا عید ڈریس شو تھے۔ اس کے علاوہ کھیلیں بھی تھیں جن میں میوزیکل چیئر، غبارے پھلانا اور اشارے سے بات سمجھانا لڑکوں کے لئے اور میوزیکل چیئر، مہندی لگانا اور چوڑیاں پہنانا لڑکیوں کے لئے تھا۔

بچے صاف ستھرے کپڑے پہن کر آئے تھے اور انہوں نے بڑے جوش و خروش سے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ تمام بچوں کو گفٹ پیک اور پروگرام میں اچھی کارکردگی کرنے والوں کو ٹوپیاں دی گئیں۔ تمام شرکاء کو آخر میں کھانا پیش کیا گیا۔

پروگرام کا افتتاح بریگیڈیر بشیر احمد صاحب نائب امیر جماعت راولپنڈی نے کیا اور اختتامی خطاب و دعا محترم فضل الرحمن خان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کرائی۔

☆☆☆☆

کیریئر پلاننگ کمیٹی واقفین نو

☆ کیریئر پلاننگ کمیٹی ضلع سیالکوٹ کا اجلاس مورخہ 11-2-2001 کو بمقام بھڈال منعقد ہوا۔ کمیٹی کے اراکین نے 10 واقفین نو بچوں کے انٹرویوز لئے۔ ان انٹرویوز میں درج ذیل امور کا جائزہ لیا گیا۔

1- پنجوقتہ نماز کی ادائیگی۔ 2- باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم۔ 3- نصاب وقف نو۔ 4- مطالعہ تشحیذ الاذھان۔ 5- ظاہری و باطنی صفائی۔ 6- دیگر اہم تربیتی امور انٹرویوز کے فارم مکمل کر کے وکالت وقف نو کو ارسال کئے گئے۔

(وکالت وقف نو)

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

☆ عزیزہ مکرمہ منورہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب آف اسلام آباد نے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے ایم ایس سی (سائیکالوجی) کے فرسٹ سمسٹر (Spring 2000)

زیارت مرکز وفد واقفین نو حلقہ گلشن پارک لاہور

☆ مورخہ 27-1-2001 کو حلقہ گلشن پارک لاہور کے واقفین نو بچوں اور والدین پر مشتمل ایک وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ وفد میں 35 بچے، 45 والد اور والدہ اور 10 دیگر اطفال شامل تھے۔

دوران قیام وفد کی ملاقات مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نائب وکیل وقف نو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب۔ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب سے کروائی گئی۔

وفد نے دوران قیام دفاتر تحریک جدید، بہشتی مقبرہ، خلافت لائبریری، بیوت الحمد، جلسہ گاہ دارالضیافت اور حضور انور کے باغ واقع احمد نگر کی سیر کی۔

مورخہ 28-1-2001 کو وفد واپس روانہ ہو گیا۔

(وکالت وقف نو)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

سید ساجد احمد صاحب - امریکہ

ایک بے نفس مربی محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب

ان کے ساتھ گزرے چند لمحات' واقعات اور کچھ یادیں

میں 7 جنوری کے دن بیت الرحمن واشنگٹن میں تھا کہ جماعت امریکہ کے جنرل سیکرٹری مکرم مسعود ملک صاحب کی آواز لاؤڈ سپیکر پر مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کے پاکستان میں اس جہان فانی سے گزر جانے کے اعلان کے لئے بلند ہوئی- کلیم صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف مربی اور خادم تھے- انہیں چار بڑے براعظموں کے مختلف ممالک میں جماعت کی خدمت کا موقع ملا- خداوند کریم انہیں اپنے قرب میں جگہ دے- آمین

سب سے پہلے افریقہ میں مجھے ان کے ساتھ بطور واقف زندگی ٹیچر کچھ وقت گزارنے کا موقع ملا- میرے وہاں پہنچنے پر انہوں نے بہت ہی قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا- اور بطور مربی انچارج ہمارے آرام اور ہماری ضروریات کے پورا کرنے کے لئے ہر طرح سے مدد فرمائی-

اس کے بعد مجھے ان کے ساتھ کیلیفورنیا میں کام کرنے کا موقع ملا جبکہ وہ وہاں اس علاقے کے مربی تھے- ان کی وفات کا اعلان سننے پر ان کی بہت سی یادیں ذہن میں سے بجلی کی کوند کی طرح گزر گئیں- یہاں چند ایک ایسی باتوں کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جو ایک مربی کی دینی خدمت کے جوش کا ایک عکس پیش کرتی ہیں' اور خداوند کریم نے جو نظام احمدیت کی صورت میں دنیا میں قائم کیا ہے' اس کی ایک جھلک دکھاتی ہیں-

بے تکلف انداز

بچوں' بڑوں' سب سے نیکی' ہمدردی اور دوستی کا سلوک رکھتے- بچے ان کی گود میں بے تکلف جا بیٹھتے- تو اپنے کپڑوں پر سلوٹیں آنے کی فکر نہ کرتے- جماعت کے اجلاسات میں امیر' غریب' چھوٹے بڑے' سب آتے ہیں- آپ ہر کسی سے پیار محبت سے ملتے اور تقریر کے دوران چھوٹے بچے ان کے میز پر چڑھ کر کھیلتے بھی رہتے تو برا نہ مناتے- اجلاس سے پہلے اور بعد دوستوں کے ساتھ بلا تفریق بیٹھتے اور ہر کسی کی بری بھلی نہ صرف سنتے بلکہ اس میں ان کے شریک بنتے- احباب کو ان کے گھروں میں بھی جا کر ملتے اور اس میں بھی چھوٹے بڑے کا فرق نہ کرتے- سینئر مربی ہونے کے باوجود اپنی بڑائی نہ جتاتے' بے تکلف اور عوامی زبان میں حسب مراتب گفتگو کرتے-

اخلاق و عادات

آپ سادہ زندگی بسر کرتے اور سادہ اور ستھرا لیکن باوقار لباس پہنتے- عموماً پگڑی کا اہتمام فرماتے اور مجمع میں دور سے نظر آ جاتے- ہمیشہ باریش رہے-

تقریر بلند آواز سے فرماتے' چند سو کے مجمع میں لاؤڈ سپیکر کی ضرورت نہ پڑتی- ٹھہر ٹھہر کر سمجھا سمجھا کر تقریر کے فقرے بولتے نہ تو بہت کم رفتار سے کہ لوگ سو جائیں' نہ ہی اتنی تیزی سے کہ مفہوم سر کے اوپر سے گزر جائے-

بہت عبادت گزار' دعاگو اور خدا ترس انسان تھے- نماز بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں میانہ روی سے پڑھاتے نہ تو اتنی لمبی کہ بوجھ بنے اور نہ اتنی مختصر کہ توجہ ہی پیدا نہ ہو-

خلافت سے محبت

افریقہ سے امریکہ واپس آتے ہوئے میں یورپ کے کچھ ملکوں میں ٹھہرا- جہاں یورپ میں جماعت احمدیہ کی دین حق پھیلانے کی کوششوں کو بیوت الذکر اور مربیان اور جماعتوں اور نو مبایعین کی صورت میں بچشم خود دیکھنے کا موقعہ ملا- یہ بھی دیکھا کہ نامساعد حالات میں بہت ہی کم سرمایہ سے اعلائے کلمہ حق کا ضروری کام کتنی محنت اور محبت اور دلجمعی سے کیا جا رہا تھا- اور بہت باتوں کے علاوہ ایک بات جو میں نے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ جونہی ربوہ سے الفضل کا تازہ شمارہ پہنچتا' فرینکفورٹ میں متعین مولانا جلال شمس صاحب خطبہ اور ضروری حصوں کی نقول فرما کر جرمنی میں مقیم سب احمدی خاندانوں کو بڑے اہتمام سے' جتنی جلدی ہو سکتا' بھجواتے- ان کا یہ طریق کار میرے دل میں بیٹھ گیا اور بہت بھایا- خلیفہ وقت کا خطبہ ہر احمدی کے لئے ہفتہ وار روحانی غذا ہے- چونکہ تازہ حالات کے پیش نظر یہ خطبے ارشاد فرمائے جاتے ہیں اس لئے ہر احمدی کے لئے ان دنوں کے لئے خاص طور پر' اور عمر بھر کے لئے عام طور پر' ایک مشعل راہ ہیں- اور ان کا ہر احمدی تک فوراً پہنچنا ضروری ہے- یہی ضرورت تھی جو بعد میں ٹیپوں کے ذریعے دنیا بھر میں پوری کی گئی اور اب احمدیہ ٹیلی ویژن (MTA) کے ذریعے ایک عالم میں پوری کی جا رہی ہے-

قلمی جہاد

جب مولانا کا کیلیفورنیا میں تعین ہوا تو انہوں نے مشورہ کی قرآنی ہدایت کے مطابق مجھ سے پوچھا کہ جماعت کے لئے کیا خدمت کی جا سکتی ہے- یہ بات ذہن میں آئی اور میں نے آپ سے اس کا ذکر کر دیا- انہیں بھی بہت پسند آئی اور مقامی جماعت کی تربیت اور تعلیم کے لئے اس کی ضرورت بھی تھی- انہوں نے فوراً اس پر عمل شروع کر دیا- شروع میں الفضل سے اور بعد میں جماعت کے دیگر کتب و رسائل سے ضروری حصے لے کر احباب کو بھجوانے شروع کر دیئے گئے- پہلے ایک ورق' پھر دو' پھر صفحات ضرورت کے مطابق بڑھتے گئے- پہلے ان ترسیلات کا کچھ نام نہ تھا' کچھ عرصہ کے بعد اس پرچے کا نام النور رکھ دیا گیا' جو بالکل اس کی ماہیت کے مطابق ہے- جلدی النور مہینہ میں دو بار چھپنا شروع ہو گیا- پہلے صرف امریکہ کے مغربی ریجن کے احمدیوں کو بھجا جاتا تھا' مرکز نے اس کی افادیت کو محسوس کیا' مرکز کی ہدایت کے مطابق آپ نے اسے سارے امریکہ کے احمدیوں کو بھجوانا شروع کر دیا-

النور کی مقبولیت کے ساتھ اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی کہ انگریزی بولنے والے احمدیوں کو بھی ان برکات میں شامل کیا جائے- چنانچہ احمدیہ گزٹ بھی آپ نے بنانا شروع کر دیا' جو کیلیفورنیا سے سارے ملک کے احمدیوں کو بھیجا جاتا-

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت

مقامی جماعت کے پاس اس وقت اتنی طاقت نہ تھی کہ اعلیٰ قسم کا برقی ٹائپ رائٹر مہیا کر سکتی- اس وقت کمپیوٹر کا اتنا رواج نہ تھا- آپ کو دونوں ہاتھوں کی ساری انگلیاں استعمال کر کے ٹائپ کرنے کی مشق نہ تھی- چنانچہ ٹائپ رائٹر پر ایک ایک حرف دبا کر معمولی ٹائپ رائٹر پر مضمون تیار کرتے- بہت جگہ پتہ کرنے کے بعد برکلی میں ایک سستا ٹائپ سیٹ کرنے والا شخص ڈھونڈا تا کہ ٹائپ شدہ مضامین کو چھپنے کے قابل صورت میں صفحہ قرطاس پر ڈھالا جا سکے- مضمون بس اور ریل کا سفر کر کے وہاں لے جاتے اور جب وہ سیٹ کر لیتا تو دوبارہ مضمون لینے جاتے- پھر وہ مضامین لے کر بس اور ریل کے ذریعے سان ہوزے میں ہمارے گھر لاتے- اور ہم رات گئے تک ان مضامین کو احمدیہ گزٹ بنانے کے لئے کالم بکالم صفحہ بصفحہ خوش نظری احباب کے لئے سجاتے' اور پریس کے چھاپنے کے لئے کیمرہ ریڈی کاپی تیار کرتے- پھر مولانا کیمرہ ریڈی کاپی لے کر بس اور ریل کا سفر کر کے پریس دے کر آتے- گزٹ اور النور کو سارے ملک میں تقسیم کے لئے بڑی تعداد میں چھپوانا پڑتا تھا- آپ کے پاس کار تھی نہ لائسنس' کبھی کبھار کوئی دو دوست مدد کے لئے مل جاتے' کیونکہ یہ کام عموماً دن کو ہوتے جبکہ احباب اپنے اپنے کاموں میں گئے ہوتے- چنانچہ آپ بڑے بڑے وزنی ڈبے اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر پریس سے بس اور ریل پر سفر کرتے اور اپنے گھر لے کر آتے' سٹیشن ان کے گھر سے کچھ دور تھا' اگر میں نے ان سے استفسار نہ کیا ہوتا تو مجھے بالکل علم نہ ہوتا کہ وہ یہ سب وزن خود اٹھا کر پریس سے گھر تک لاتے تھے-

عموماً جمعہ اور اختتام ہفتہ احباب مشن میں آتے تھے' اور جماعتی ضرورتوں میں ہاتھ بٹاتے تھے- سو اگر تو النور یا گزٹ جمعرات یا جمعہ کی صبح تیار ہوتا تو احباب کی مدد سے ان پر پتے لگا لیتے- لیکن اگر کسی اور روز چھپتا تو پھر انتظار نہ کرتے اور خود ہی احباب کے پتوں کے لیبل لگا لیتے اور پھر اس سارے وزن کو دو ہاتھوں سے اٹھا کر دوستوں کو بھجوانے کے لئے ڈاکخانہ لے جاتے- اس کا بھی انہوں نے میرے پوچھنے کے بغیر ذکر نہیں کیا- اسی طور پر وہ مہینہ میں تین شمارے شائع کرتے' النور کے دو اور گزٹ کا ایک-

انگریزی زبان میں مہارت

ایک دفعہ مجھے بتانے لگے کہ انہوں نے انگریزی میں کیسے مہارت حاصل کی- انہوں نے مجھے بتایا کہ کسی تقریر میں' کسی تحریر میں' غرضیکہ جہاں بھی انہیں کوئی موزوں اور منفرد لفظ' فقرہ یا الفاظ کی بناوٹ نظر آتی- وہ اسے سمجھنے اور یاد رکھنے کی کوشش کرتے' اور پھر اسے حسب ضرورت مناسب طور پر اپنی تحریر و تقریر میں استعمال کرتے- آپ کا انگریزی زبان میں مہارت حاصل کرنے کا یہ طریق ہمارے پیارے نبی

باقی صفحہ 5 پر

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

المصور کے شاہکار

خدائے ذوالجلال کی صفت المصور دنیا کے ہر کونے اور ہر ذرے میں چمکتی دمکتی نظر آتی ہے

رات کو آسمان پہ نگاہ دوڑائیے۔ کتنا شاندار منظر ستارے ہی ستارے چمکتے مسکراتے ایک حسین چاند کے گرد گھیرا ڈالے۔ بظاہر منتشر. بکھرے ہوئے مگر ان میں ایک ترتیب بھی ایک نظم بھی اور ایک پیغام بھی ہے ایک خوبصورت نظارہ ایک حسین پینٹنگ۔ اللہ کی قدرت کا شاہکار۔ پھر ستاروں کے جھرمٹ کے پیچھے دودھیا کہکشاں. روشنی کی اڑتی ہوئی دھول۔ ان گنت سیارے ایک جگہ جمع۔ مگر ان میں ایک نظم. ایک ترتیب اور پھر ایک نہیں بلکہ ان گنت کہکشاؤں کا ایک لامتناہی سلسلہ۔ ایک عجیب نظارہ۔ ایسا جو تخیل کی سب حدود سے ماوراء ہو۔ ایک ایسی تصویر جو انوکھی بھی ہو اور بے مثال بھی۔ گویا کہ ایک بہت بڑی کینوس پہ ایک خوبصورت پینٹنگ. ایک عظیم مصور کا ایک شاندار شاہکار۔ یقیناً اس کا خالق المصور کہلانے کا حقدار اور مستحق ہے۔

وہ جو آسمانوں. زمینوں کی پیدائش پہ غور کرتے ہیں. حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔ کتنے عالم. کتنی کہکشائیں. کیا نظام. کیا انتظام. ہر ایک کا راستہ متعین گرچہ "رات دن گردش میں ہیں سات آسمان" ایک حیرت انگیز نظام۔ جس میں پیچیدگی بھی. خوبصورتی بھی۔ یوں معلوم دے گویا بے شمار پینٹنگز سجا دی گئی ہوں۔ کون ہے ان کا خالق؟ کیسا ہے وہ خالق؟ ایک ہستی جو جمیل بھی ہے اور جمال کو پسند بھی کرتی ہے۔ خود بھی حسین. حسن کا تخلیق کار بھی اور حسن سے محبت کرنے والا بھی۔ اس کی کئی صفات. کئی نام۔ بڑے خوبصورت نام جس میں سے ایک المصور بھی ہے یعنی حسن کا تخلیق کار۔ حسن کی تصویر کشی کرنے والا حسن کا شاہکار ہمارے ارد گرد بکھرے ہوئے۔ خوبصورت پینٹنگز جابجا سجی ہوئیں آیئے چند ایک کا نظارہ کریں۔

چلتے ہیں ایک دور دراز ملک۔ ایک نرالی سرزمین۔ پانیوں سے گھری ہوئی. پہاڑوں سے ڈھکی ہوئی. اونچے گہرے سبز درختوں سے سجی ہوئی۔ بڑے اونچے پُروقار درخت. گہرے سبز۔ ایسے کہ دنیا کے دوسرے سبز درختوں سے نمایاں اور ممتاز ان کے پیچھے پہاڑ. نہ بہت اونچے. نہ پست قامت. گویا متناسب قد۔ ان پہ بڑی بڑی لہلہاتی ہوئی. بہت سبز گھاس. بھیڑوں کے لئے خاص کشش. اس لئے ہزاروں بلکہ لاکھوں سفید سفید بھیڑیں. پہاڑوں کو اپنے سفید حسن سے سجائے ہوئے۔ دور سے یوں معلوم دے گویا چلتے پھرتے روئی کے گالے۔ پھر ان پہاڑوں کے قریب گرم گرم پانی کے ابلتے ہوئے چشمے۔ کچھ ایسے کہ گویا ان کے اندر گھڑی نصب ہو. جس کے اشارے پہ وہ ہر بیس منٹ کے بعد ابل پڑیں. اچھل پڑیں۔ ان سے ابلتا ہوا پانی بیسیوں فٹ اوپر اٹھ جائے۔ ایک غیر معمولی نظارہ جو شاید کسی اور ملک میں نظر نہ آئے۔ پھر ایک اور عجیب بات بعض جگہیں سرسبز و شاداب مگر ان کے پاس سے اٹھتا ہوا دھواں۔ یہ کیسے؟ ان سرسبز میدانوں کے نیچے آتش فشاں پہاڑوں کی آگ. آگ اور پانی کا چولی دامن کا ساتھ۔ سرسبزی و شادابی بھی اور جھلسا دینے والی آگ بھی یکجا۔ کبھی ہوا ایسے؟ جی ہاں! یہ خصوصیت ہے نیوزی لینڈ کی جس کی تصویر کشی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک خوبصورت ملک. ایک مختلف ملک. کہیں گہرے سبز رنگ کی گھاس۔ گہرے سبز پتوں والے درخت اور ان کی ہمسائیگی سے اٹھتا ہوا دھواں۔ ایک ایسا ملک جس میں دھواں بھی. چشمے بھی. آبشاریں بھی. سمندر کی اونچی لہریں بھی. ایک عجیب امتزاج. ایک انوکھا نظارہ۔ المصور کی ایک منفرد پینٹنگ۔ قدرت کا ایک انوکھا شاہکار. جس کی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی تعریف کی اور جس کا نظارہ راقم نے بھی کیا۔

نیوزی لینڈ کی بات چھڑ گئی تو المصور کا ایک اور شاہکار دیکھئے۔ ایک اور خوبصورت نظارہ دیکھئے۔ ایک سمندری غار میں آپ کشتی میں بیٹھ کر داخل ہوتے ہیں۔ یکدم اندھیرا ہو جاتا ہے۔ غار کی چھت کو چمٹے ہوئے ان گنت جگنو نما (مگر ان سے بڑے اور مختلف) جاندار۔ آپ کی کشتی خراماں خراماں غار کے منہ پہ پہنچتی ہے تو ہدایت دی جاتی ہے کہ بولنا نہیں۔ آواز مت نکالئے ورنہ جگنو ناراض ہو جائیں گے۔ کشتی آہستہ آہستہ رینگ رہی ہے اور پھر یکدم یوں معلوم ہوتا ہے گویا چراغاں ہو گیا۔ بے شمار چراغ جل اٹھے۔ جلتے بجھتے دیئے۔ مگر ایسے جو گیت سے بھی آپ کی تواضع کر رہے ہیں۔ مدھر سروں میں ایک خوبصورت گیت۔ دنیا میں ایسا نظارہ آپ کو شاید ہی کہیں اور ملے۔ چمکتے ہوئے۔ گیت گاتے اندھیری غار کو روشن کئے ہوئے جگنو۔ ایک حسین نظارہ المصور کی ایک اور حسین پینٹنگ۔

آیئے اب اپنے ملک کا نظارہ کریں۔ ذرا ان پہاڑوں کو دیکھئے۔ ایک سلسلہ کوہ جو میلوں میل تک چلتا چلا جاتا ہے یہ شاہراہ ریشم ہے۔ ایک سڑک۔ نیچے ایک تیزی سے دوڑتا بھاگتا دریا۔ اور دونوں کے محافظ اونچے خوبصورت پہاڑ. دریا ایک مدھر گیت گا رہا ہے۔ پہاڑ بڑی خاموشی سے سن رہے ہیں اور مبہوت ہیں۔ مگر یہ پہاڑ کیسے؟ مختلف النوع۔ کئی رنگوں کا امتزاج۔ اس حسین پینٹنگ کے کئی رنگ۔ کسی جگہ سیاہ پتھر جڑے ہوئے۔ اور پھر رنگ بدل گیا۔ نارنجی رنگ چھایا ہوا۔ کہیں چمکتا ہوا ابرق نمایاں. انسانوں کے محافظ مختلف رنگوں کی یونیفارم میں ملبوس۔ مختلف رنگوں کی پینٹنگ پیش کرتے ہوئے۔ پھر ایک اور انوکھی بات۔ بعض پہاڑوں کے سروں پہ ریت۔ گویا کسی پرانے سمندر کے آثار. پھر اچھلتے کودتے پانی۔ شور مچاتی ہوئی آبشاریں۔ خوبصورت محرابیں. دروازے بناتے ہوئے پہاڑ۔ عجیب دلفریب نظارے۔ اللہ کی صناعی کے رنگ۔ خوبصورت پینٹنگ۔ شاہراہ ریشم کی سجاوٹ. المصور کی تخلیق کردہ خوبصورت تصویریں۔

اب ہم رخ کرتے ہیں امریکہ کا۔ امریکہ۔ کینیڈا کے بارڈر پر ایک آبشار ہے جو نیاگرا فال کہلاتی ہے۔ قدرت کا ایک اور شاہکار ایک ایسی بے مثل پینٹنگ جو کہیں اور نظر نہیں آتی میرا قلم اس شاندار. دل دہلا دینے والی. مرعوب کرنے والی. اللہ کی حمد پہ مجبور کرنے والی. خوفناک بھی اور حسین و جمیل بھی آبشار کی تصویر کشی کرنے سے قاصر ہے۔ ان آنکھوں نے قدرت کے اس شاہکار کو دونوں سرزمینوں سے دیکھا مگر اس پینٹنگ کو پیش کرنا اس عظیم مصور کا ہی کام ہے عاجز انسان کے لئے کہاں ممکن کہ اس عدیم المثال آبشار کا نقشہ پیش کر سکے ایک عظیم مصور کا ایک اور عظیم شاہکار۔

واپس چلتے ہیں پاکستان۔ قدرت کی ایک اور صناعی۔ ایک اور خوبصورت تصویر۔ یہ ڈیرہ غازی خاں ہے۔ ہم شام کو سیر کرتے ہوئے دور نکل گئے۔ بے آباد جگہ ریتلا علاقہ۔ سائے لمبے ہو رہے ہیں۔ سورج ایک عجیب انداز دلربائی اختیار کئے ہوئے۔ اس کی چاندی سونے میں بدلتی ہوئی۔ سورج رخصت ہو رہا ہے مگر سونا بکھیرتا ہوا۔ سنہری کرنیں ہر شے کو سنہری لباس پہناتے ہوئے۔ اپنے اس کارنامہ پہ مسرور سورج آہستہ آہستہ الوداع کہہ رہا ہے۔ کیا خوب منظر!۔ ایک اور خوب صورت تصویر۔ ایک دیدہ زیب پینٹنگ۔ شام کے بڑھتے ہوئے دھندلکے میں اونٹوں کی ایک لمبی قطار بھی نظر آئے۔ ان کی مدھر سروں میں بجتی ہوئی گھنٹیاں ایک سریلا ساز چھیڑتی ہوئیں۔ سورج کو الوداع کہتا ہوا ایک سہانا نغمہ۔ جو کئی اندر کے تار چھیڑ دے جو جاتے ہوئے بھی کانوں میں بجتے چلے جائیں۔ جاتے ہوئے سورج کو ایک خوبصورت الوداع غروب آفتاب کا ایک سہانا منظر جو دل پہ نقش ہو کے رہ گیا۔ ایک ایسی پینٹنگ جس سے سریلا نغمہ بھی ابھرے۔ المصور کا ایک اور شاہکار۔

کہاں تک تصویر کشی کی جائے ہر طرف بکھرے ہوئے المصور کے شاہکاروں میں سے کس کس کا ذکر کیا جائے؟ قلم یہ خوبصورت تصویریں پیش کرنے سے عاجز ہے۔ مگر المصور نے نہ صرف ظاہری خوبصورتی ہی اس کائنات کو بخشی بلکہ باطنی خوبصورتی سے بھی سرفراز کیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی ساری چیزوں میں حسن ہے"۔ اور قرآن کریم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم سے پیدا کیا یعنی ظاہری ہی نہیں بلکہ باطنی حسن سے بھی سرفراز کیا۔ ظاہری حسن کے لئے مونالیزا کی مثال پیش کی جاتی ہے۔ باطنی حسن انبیاء کو عنایت کیا گیا۔ یہ انہیں نہ صرف حسین بناتا ہے بلکہ قابل رشک بھی۔ الغرض احسن تقویم میں ساری خوبصورتیاں شامل ہو گئیں جو کہ تصور کی جا سکتی ہیں۔ انسان. فرشتوں سے بہتر انسان۔ ایک شاہکار ٹھہرا۔ المصور کا سب سے بڑا کارنامہ۔ اس نکتہ کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پیش کیا۔ جب وہ کالج کے پرنسپل تھے تو انہوں نے ایک لیکچر دیا جس کا موضوع تھا "حسن و عشق" کیا وہ دنیاوی عاشق و معشوق کی بات کریں گے؟ سامعین حیران بھی اور مشتاق بھی۔ لیکن جب انہوں نے اپنا نکتہ نظر پیش کیا تو سب عش عش کرنے لگے۔ اور حقیقتاً یہی میرے مضمون کا محرک بنا آپ نے فرمایا (الفاظ راقم کے ہیں) ہر ایک انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک مخفی حسن کسی نہ کسی کمال یا استعداد کے لحاظ سے ودیعت کیا ہے۔ استاد کا کام یہ ہے کہ ایک عاشق کی طرح جستجو اور سرگرمی سے اس حسن کو اجاگر کرے۔ ابھارے۔ گویا اللہ نے مخلوق کو نہ صرف ظاہری حسن سے سرفراز کیا بلکہ جو باطنی حسن بھی عطا کیا۔ اسے اجاگر کیا جائے تو کوئی ولی بن جائے۔ کوئی مصور کوئی سائنس دان. کوئی قلم کار انسان کے اندر چھپا ہوا حسن بھی المصور کا شاہکار ہے یقیناً اللہ جمیل و یحب الجمال۔ اللہ حسن ہے۔ خوبصورتی ہے۔ اور خوبصورتی کا خالق بھی۔ ایسا مصور جو خوبصورتی

باقی صفحہ 5 پر

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

یرغمال

رعایت اللہ فاروقی لکھتے ہیں:

کچھ ایسی ہی صورتحال کا سامنا اسلام کو بھی ہے۔ وہ "اسلام" برصغیر میں جس کی آبیاری علماء حق نے اپنے خون سے کی "جس کی ترویج کے لئے جدوجہد کی ایک انمٹ تاریخ رقم کی گئی" جس کے استحکام کے لئے زندگیاں تج دی گئیں اور جس کی ترقی کے لئے ایسی محنت کی گئی کہ دن اور رات کے فرق کو مٹا دیا گیا وہ آج ذاتی مفادات کے اسیر ایک ایسے ٹولے کے ہاتھوں یرغمال ہے جو شکل و صورت میں تو علماء حق کے مشابہ ہے لیکن کردار و عمل کے میدان میں ان سے کوسوں دور ہے۔ اس ٹولے کے اراکین کی بھی داڑھیاں ہوتی ہیں۔ ان کے سروں پر بھی عمامے ہوتے ہیں۔ ان میں سے بھی کسی کے نام سے پہلے "حضرت مولانا" لکھا جاتا ہے تو کسی کے نام سے پہلے "پیر طریقت" یہ بڑی خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے ہیں اور تقریر پر تو ایسا عبور رکھتے ہیں کہ آپ سنیں تو انگلی دانتوں میں دبا بلکہ چبا لیں لیکن ان کلف لگی ہوئی "مقدس شخصیات" کے کردار کا اگر جائزہ لیں تو ان میں سے کوئی اسرائیل کی خدمت میں جتا ہوا ہے تو کوئی ملک میں فرقہ واریت کے فروغ کو عین اسلام اور عظیم جہاد سمجھتا ہے۔ کوئی بوگس مدرسوں کے نام پر ملک کے طول و عرض میں چندے کی مہمات سر کر رہا ہے اور جب ان کے مکروہ چہروں سے نقاب کھینچی جاتی ہے تو تب فوراً یہ اعلان گونجنے لگتا ہے کہ "اسلام خطرے میں ہے" کرشمہ سازی پر انہیں اس قدر قدرت ہے کہ انہوں نے ذاتی مفادات اور شخصی خواہشات کو اسلام کا مقدس نام دے رکھا ہے ورنہ فی الحقیقت تو اسلام کو خطرہ اسی ٹولے سے ہے۔

(روزنامہ اوصاف 12 ستمبر 2000ء)

عورتوں کے حقوق

افضال ریحان لکھتے ہیں:

کچھ مدت پہلے وزارت قانون و انسانی حقوق کی دعوت پر ہمیں اسلام آباد جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں وزارت کی عمارت کے اندر حقوق انسانی پر تقاریر ہو رہی تھیں اور باہر افغان خواتین طالبان اسلام کے ہاتھوں اپنے حقوق سلب کئے جانے پر احتجاج کر رہی تھیں۔ ان نمائشی تقریروں اور پر تکلف کھانوں پر ہم نے ان مظلوم خواتین کے دکھ دیکھنے اور مصائب سننے کو ترجیح دیتے ہوئے ان سے ملاقات کی تو جو کچھ انہوں نے بیان کیا وہ افسانہ لگ رہا تھا۔ یقین نہیں آرہا تھا کہ اسلام کے مقدس نام پر کمزور طبقات کے ساتھ ایسی ایسی زیادتیاں بھی روا رکھی جاسکتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب کوئی بے سہارا خاتون اپنی کسی انتہائی ضرورت کی خاطر گھر سے باہر نکلتی ہے۔ چادریں اوڑھے ہونے کے باوجود طالبانی ملا غصے سے ان کے پاس آکر دریافت کرتے ہیں کہ تم اکیلی باہر کیوں آئی ہو۔ تمہارا محرم ساتھ کیوں نہیں ہے؟ جب بتایا جاتا ہے کہ میں اپنی ضروریات کا بندوبست خود کرتی ہوں اور میرا محرم نہیں ہے یا میں بیوہ ہوں تو وہ طالبانی مسرور کن نظروں سے دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ آج سے میں تیرا محرم ہوں اور پھر اس خاتون کو پکڑ کر اپنے کسی بڑے ملا کے پاس لے جاتا ہے کہ اس عورت کو محرم درکار ہے۔ اس کے بعد اسے زبردستی اس طالبانی ملا کی زوجیت میں دے دیا جاتا ہے اور جب اس کا جی بھر جائے تو پھر طلاق کی بھی شرعی حیثیت مسلمہ ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ ایک زنجیر کی صورت آگے چلتا ہے۔ وہ مظلوم افغان عورت اپنی اسی تذلیل اور جبر کے خلاف کہیں کسی عدالت میں بھی نہیں جاسکتی۔ کیونکہ ان کی تمام عدالتیں ایسے ہی "شرعی" ضابطوں کی پابند ہیں اور ایسے شرعی فریضوں کی ادائیگی اور پابندی کے برعکس دیگر کسی فیصلے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

احتجاج کرنے والی افغان خواتین نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت اگر آپ ہمارے ملک میں ہوتے تو لازماً کسی جیل میں بند ہوتے۔ کیونکہ وہاں جیسے آزادی اور انسانی حقوق کی بات کرنا جرم ہے ویسے ہی وہ داڑھی منڈوانے کو بھی جرم قرار دیتے ہیں۔ بلکہ جس کی داڑھی چھوٹی ہو ایک خاص شیشے سے ماپ کر دیکھا جاتا ہے اور اسے سزا دی جاتی ہے۔ اس طرح مختلف الزامات کے تحت جس طرح سرسری سماعت ہوتی ہے اور سخت سزائیں لاگو کر دی جاتی ہیں۔ ان کی تفاصیل بیان کی گئیں تو مجھے ان کی باتوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ واقعی اسلام کے علمبرداروں کی طرف سے ایسے گھٹیا پن کا مظاہرہ ہوتا ہوگا۔

طالبان شریعت ریڈیو کی جانب سے نشر ہونے والی ایک خبر بھی گزشتہ روز کے اخبارات میں دیکھی جاسکتی ہے۔ "طالبان نے نماز کے دوران کاروبار کرنے والی دکانیں پانچ روز کے لئے بند کردیں۔ داڑھیاں ترشوانے پر متعدد افراد جیل پہنچ گئے۔ کیونکہ حکومت کے نزدیک داڑھی کترانا غیر اسلامی فعل ہے۔ اس کے علاوہ طالبان پولیس نے کابل سٹیڈیم میں قابل اعتراض وڈیو، ٹیپ اور ویڈیو ڈسکیں نذر آتش کردیں۔ یہ سب اشیاء مختلف دکانوں سے برآمد ہوئی تھیں۔ طالبان نے 1996ء میں اقتدار سنبھالنے کے بعد سختی سے اسلامی شریعت نافذ کر رکھی ہے۔ موسیقی، ٹیلی ویژن اور سینماؤں پر پابندی عائد ہے خواتین کو مکمل ستر پوشی کا حکم ہے اور مردوں پر داڑھی رکھنے کی پابندی ہے"۔

(روزنامہ پاکستان 8 ستمبر 2000ء)

جنگی جنون

اس عنوان سے خورشید احمد ندیم لکھتے ہیں:

جدید تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جنگی جنون میں مبتلا کسی قوم یا گروہ کا انجام بخیر نہیں ہو سکتا۔ سکندر اعظم کی سوچ کے لئے اس دور میں کوئی جگہ نہیں۔ اس انداز فکر کو بدلنے کے لئے اللہ کے پیغمبروں نے طویل جدوجہد کی۔ مذہب کی پوری تاریخ دراصل انسانوں کو تسخیر کرنے، انہیں تباہ کرنے یا انہیں ابن آدم کا غلام بنانے کے اس جذبے کے خلاف جدوجہد سے عبارت ہے۔ انسانی فکر، وحی سے آزاد ہو کر جب ارتقائی مراحل سے گزری تو وہ بھی اسی نتیجے تک پہنچی۔ جہاں سے پیغمبروں نے اپنی دعوت کا آغاز کیا۔ اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو انسان ایسے قانون جنگ سے آشنا ہو چکے تھے۔ جس نے جنگ کو ایک اخلاقی ضابطے کے تابع کر دیا تھا۔ ایسا ضابطہ جو شرف انسانیت اور حسن فطرت کا محافظ تھا۔ خود پیغمبر اسلام نے تیرہ برس تک مظلومانہ جدوجہد کی۔ کبھی تلوار نہیں اٹھائی۔ جب انہیں اقتدار ملا تو اس کے بعد بھی جنگ ان کا اپنا انتخاب نہیں تھی۔ انہیں مجبوراً میدان جنگ میں اترنا پڑا۔ فتح مکہ کے بعد جب جنگ کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ان کے پاس تھا۔ اس وقت بھی ان کا کہنا یہ تھا کہ آج کا دن انتقام کا نہیں معافی کا دن ہے۔

آج بھی یہ ممکن ہے کہ آپ جنگ نہ کرنا چاہیں لیکن وہ آپ پر مسلط کر دی جائے۔ جیسے 80-1979ء میں روسی جارحیت نے افغانوں کو میدان کارزار میں لا کھڑا کیا تھا۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ آپ کے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہوتا کہ آپ اپنے دفاع کے لئے نکل پڑیں۔ لیکن آج پاکستان جیسے منظم معاشرے میں جنگی جنون پیدا کرنے کا کیا جواز ہے؟ کسی ریاست کے دفاع کا معاملہ اب وہ نہیں رہا جو پہلے کبھی ہوتا تھا۔ آج بھی پوری قوم دفاعی عمل میں شریک ہوتی ہے لیکن اس کی صورت بدل گئی ہے۔ وہ اپنے وسائل کا بڑا حصہ اپنے دفاع کے لئے مختص کرتی ہے۔ اس سے ایک منظم دفاعی نظام وجود میں آتا ہے۔ جس میں ایک تربیت یافتہ فوج سے لے کر لڑاکا طیارے اور ایٹم بم، سب کچھ موجود ہوتا ہے۔ پاکستانی قوم بھی یہی کر رہی ہے۔ وہ اپنا پیٹ کاٹ کر اپنے وسائل کا تیسرا حصہ دفاع پر خرچ کرتی ہے۔ اس کے بعد آخر اس بات کی کیا ضرورت باقی رہتی ہے کہ قوم کے نوجوانوں کو تعلیمی اداروں اور دیگر سماجی شعبوں سے اٹھا کر اور ہاتھ میں کلاشنکوف پکڑا کر بھارت یا کسی دوسرے دشمن سے ٹکرانے کے لئے میدان میں کھڑا کر دیا جائے؟

(روزنامہ جنگ لاہور 25 ستمبر 2000ء)

بقیہ صفحہ 3

صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد عالی الحکمتہ ضالة المومن پر عمل کر کے فائدہ حاصل کرنے کا نہایت ہی عمدہ نمونہ پیش کرتا ہے۔

انہوں نے انگریزی زبان میں کئی بہت ہی عمدہ مضامین لکھے۔ اور تصانیف کیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ ان کی ایک کتاب میں ان کا ایک مضمون دیکھ کر جماعت کے ایک معزز رکن مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا یہ مضمون واقعی کلیم صاحب کا ہے یا کسی اور کا مضمون ان کی کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے؟ کیونکہ معلوم نہیں ہوتا کہ کلیم صاحب جیسے سادہ مزاج شخص نے ایسے اعلیٰ پایہ کا یہ مضمون لکھا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب خداوند عالی کے سلسلہ کے خادم اس کے دین کی خدمت کے لئے صدق دل سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی زبان اور قلم میں انبیاء اور ان کے خلفاء کی دعاؤں کی برکت سے غیر معمولی اثر اور شان پیدا ہو جاتی ہے۔

خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ ان کی خدمت محبت کو شرف قبولیت بخشے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

کی تخلیق کرتا ہے۔ خوبصورت تصویریں بناتا ہے۔ جس کی طرف چشم مست ہر حسین اشارہ کر رہی ہے۔ خوبروؤں کی ملاحت اس خوبصورتی کی جھلک دکھلا رہی ہے۔ چاند سے بھی جمال یار جھانک رہا ہے۔ انسان احسن الخالقین کی جلوہ گری کا ایک نمونہ پیش کر رہا ہے۔ اللہ کرے ہمارے اندر بھی خوبصورتی در آئے۔ حقیقی حسن ہمیں بھی مل جائے اور ہم اس عظیم مصور کے حسن کو احسن رنگ میں پیش کرنے والے ہوں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33144 میں عظمیٰ عامر زوجہ ڈاکٹر عامر محمود قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 55۔ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-10-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زیورات طلائی وزنی 46 تولہ 4 ماشہ مالیتی۔/282633 روپے۔ 2۔ حق مہر۔/50000 روپے۔ 3۔ نقد رقم۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عظمیٰ عامر 55۔ بیت الفضل مصطفیٰ پارک اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد صفدر وصیت نمبر 31235 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر عامر محمود وصیت نمبر 25763 خاوند موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33145 میں محمد حسین غضنفر ولد مکرم احمد دین قوم راجپوت لہریا پیشہ وقف زندگی عمر 50 سال بیعت 1958ء ساکن صدر انجمن احمدیہ کوارٹر نمبر 120 دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-3-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2650 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حسین غضنفر کوارٹر نمبر 120 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سلیم احمد کوارٹر نمبر 166 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ الرحمٰن کوارٹر نمبر 119 صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33146 میں سید لطیف احمد ولد سید بشیر احمد قوم سید پیشہ پنشنر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/20 دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-9-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر 55/21 برقبہ ایک کنال واقع دارالنصر شرقی ربوہ اندازاً مالیتی۔/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1700 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید لطیف احمد 34/20 دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیب احمد وصیت نمبر 26440 گواہ شد نمبر 2 محمد انور نسیم وصیت نمبر 23078۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33147 میں فرحت حیات ولد چوہدری صداقت حیات صاحب قوم ہنجرا (جگ) پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/17 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-9-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2400 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فرحت حیات 2/17 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری نصیر احمد وصیت نمبر 19891 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید وصیت نمبر 28373۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33148 میں نازیہ عنبرین بنت مکرم عالم خان مرحوم قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/16 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-10-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی 8 گرام مالیتی۔/3900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نازیہ عنبرین 20/16 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری نصیر احمد وصیت نمبر 19891 گواہ شد نمبر 2 راجہ محمد مرزا خان وصیت نمبر 28036۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33149 میں نفیسہ امین بنت چوہدری امین الدین قوم ہرل پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/19 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-11-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 2 تولہ مالیتی۔/11000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نفیسہ امین 1/19 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خواجہ محمد اکرم وصیت نمبر 16771 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید خالد وصیت نمبر 28373۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33150 میں چوہدری امین الدین ولد چوہدری قطب الدین قوم ہرل جٹ پیشہ تجارت عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/19 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-10-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 1/19 کا 1/2 حصہ برقبہ پندرہ مرلہ مع دو عدد دکانوں کے مالیتی۔/1400000 روپے۔ اور سرمایہ دکان۔/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/10000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری امین الدین 1/19 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خواجہ محمد اکرم وصیت نمبر 16771 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید خالد وصیت نمبر 28373۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33151 میں امتہ العزیز زوجہ سلطان احمد صاحب بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/1 دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-9-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ کرنٹ اکاؤنٹ بینک میں نقد رقم۔/20000 روپے۔2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/2500 روپے۔3۔ زیورات طلائی وزنی 14 تولہ مالیتی۔/75000 روپے۔ 4۔ سلائی مشین مالیتی۔/800 روپے۔ 5۔ کل جائیداد مالیتی۔/98300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے

باقی صفحہ 8 پر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

☆ مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ بوجہ کالا یرقان بیمار ہیں اور گزشتہ پانچ روز سے بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ اس وقت وہ شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ حالت کافی تشویش ناک ہے۔

احباب جماعت سے اس مخلص خادم سلسلہ کی صحت وسلامتی کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

☆ مکرم سلطان احمد صاحب ڈوگر منیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ کے چچا زاد بھائی مکرم سردار محمد ظفر اللہ ڈوگر صاحب صدر جماعت احمدیہ نانو ڈوگر ضلع لاہور بوجہ ہارٹ اٹیک نواز شریف ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

☆ مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب ایڈووکیٹ لاہور جو کہ شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل تھے۔ اب ان کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے اور گھر آ گئے ہیں۔ تاہم کمزوری بہت ہے۔

☆ مکرم ملک منصور احمد صاحب سیٹلمنٹ کمشنر (ر) ٹاؤن شپ لاہور بوجہ عارضہ قلب بیمار رہتے ہیں۔

☆ مکرم محمد امجد سیلونی صاحب ولد مکرم محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب (مرحوم) دارالنصر غربی (ب) ربوہ (مخلص داعی الی اللہ) دو دن کا دورہ کر کے حافظ آباد سے واپس ربوہ آ رہے تھے کہ چنیوٹ کے قریب کوچ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا شدید چوٹیں آئی ہیں۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔

☆ مکرم حفاظت نوید صاحب مربی سلسلہ بھلوال کے بھائی مکرم شرافت احمد صاحب شدید بیمار ہیں۔

☆ مکرم ملک منور احمد صاحب احسان استاد مدرسۃ الحفظ کی والدہ محترمہ ٹانگ کے فریکچر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

☆ عزیزہ شازیہ اسلم بنت مکرم محمد اسلم صاحب نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ چند روز سے آنکھوں کے بھینگا پن کی مرض میں مبتلا ہے۔ عزیزہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

☆ محترمہ بشریٰ لئیق صاحبہ اہلیہ مکرم لئیق احمد صاحب قاضی دارالصدر شمالی ربوہ گزشتہ پانچ سال سے بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ آج کل زیادہ بیمار ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ جملہ مریضوں کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں۔

افسوسناک وفات

☆ محترم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر جماعت راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

گروپ کیپٹن (ر) اکرام خالد آف فضائیہ کالونی اسلام آباد کا ہونہار بیٹا عزیزم اویس اکرام طالب علم BDS فائنل ایر 9، 10 فروری 2001ء کی درمیانی رات کار کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا تھا اور 9 دن بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ 19 فروری کو اللہ کو پیارا ہو گیا۔ مرحوم کی عمر 22 سال تھی۔

احمدیہ بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احمدی احباب وخواتین کے علاوہ غیر از جماعت دوست احباب خصوصی طور پر مرحوم کے 50 کے قریب کلاس فیلو طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔ تدفین احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں ہوئی جہاں قبر تیار ہونے پر مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع نے دعا کروائی۔

عزیزم اویس اکرام، مکرم کرنل ستار بخش صاحب آف اسلام آباد کا نواسہ اور مکرم میجر ملک محمد یعقوب صاحب آف بھیرہ کا پوتا تھا۔

عزیزم اویس اکرام بہت ہی ذہن وفطین طالب علم تھا اور ہر امتحان میں نمایاں پوزیشن سے حاصل کیا کرتا تھا۔

والدین اور عزیز واقارب کے لئے یہ صدمہ بہت بڑا ہے۔ جس روز یہ حادثہ ہوا اسی روز عزیزم مرحوم کے بڑے بھائی کی شادی تھی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ صدمہ والدین کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

تلاش گمشدہ سائیکل

☆ مکرم ناصر احمد صاحب (ڈرائیور) نظارت علیاء کوارٹر نمبر 157 صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نیا سائیکل سہراب سبز رنگ مورخہ 21 فروری بوقت مغرب ٹاپ فیشنز اقصیٰ چوک ربوہ سے کوئی صاحب غلطی سے لے گئے ہیں۔ برادر کرم جس کے پاس ہو واپس فرما دیں۔

☆☆☆☆

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 24 فروری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 16 زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

☆ سوموار 26 فروری - غروب آفتاب: 6.06

☆ منگل 27 فروری - طلوع فجر: 5-15

☆ منگل 27 فروری - طلوع آفتاب: 6.36

جلد نجات مل جائے گی - چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک سے جلد نجات مل جائے گی۔ نجکاری کا عمل تیزی سے جاری ہے۔ اس سے حاصل شدہ رقم سے عالمی قرضوں کا بوجھ عوام کے کندھوں سے اتارنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

بجلی مزید مہنگی کرائیں گے واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل ذوالفقار علی خان نے کہا ہے کہ گیس مہنگی ہونے سے واپڈا پر ایک ارب 70 کروڑ کا اضافی بوجھ پڑا ہے۔ فرنس آئل بھی مہنگا ہو چکا ہے۔ نیپرا سے کہہ کر بجلی مہنگی کرائیں گے۔

سیمنٹ فی بوری 40 روپے اضافہ سیمنٹ بنانے والے مالکان نے آپس کے اختلافات ختم کر کے فی بوری 40 روپے اضافہ کر دیا ہے۔ پہلے بوری کی قیمت 190 تھی جو اب 230 ہو جائے گی۔

انور سیف اللہ رہا ہو گئے سپریم کورٹ میں دو کروڑ روپے کے کیش مچلکے جمع کرانے کے بعد بے نظیر بھٹو دور کے سابق وزیر پٹرولیم انور سیف اللہ کو اڈیالہ جیل راولپنڈی سے رہا کر دیا گیا۔ سابق وفاقی وزیر کے خلاف پانچ ریفرنس احتساب عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

ساڑھے 8 سال میں ڈیڑھ ارب کا وعدہ

فوری رہائی ملک کے ممتاز صنعت کار سلطان لاکھانی کو نیب کے ساتھ معاہدہ طے پا جانے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ انہوں نے مختلف مالی اداروں کے توسط سے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ آئندہ ساڑھے آٹھ سال میں ڈیڑھ ارب روپے ادا کریں گے۔ فوری طور پر انہوں نے دس کروڑ روپے کا چیک نیب کو دیا۔ اس معاہدے پر سات بینکوں اور تجارتی اداروں نے دستخط کئے ہیں۔ لاکھانی گروپ رضاکارانہ طور پر تین سال میں اڑھائی ارب کی سرمایہ کاری بھی کرے گا۔ اب نیب سلطان لاکھانی یا ان کے رشتہ داروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔

حق نواز کی پھانسی کی تاریخ ایرانی سفارت کار صادق گنجی کے قتل کے مجرم سپاہ صحابہ کے رکن حق نواز جھنگوی کو 28 فروری بروز بدھ پھانسی دینے کی تاریخ مقرر کر دی گئی ہے۔ بلیک وارنٹ جاری کر دیئے گئے ہیں۔ پھانسی میانوالی جیل میں دی جائے گی۔

امریکہ کی امیدیں امریکی محکمہ خارجہ نے بھارت کی طرف سے جنگ بندی میں تین ماہ کی مزید توسیع کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ کشمیر میں عسکریت پسند تنظیمیں مثبت ردعمل ظاہر کریں گی ترجمان نے کہا کہ پاکستان اور بھارت مذاکرات شروع کریں۔

جنرل ظہیر الاسلام کی نئی سیاسی پارٹی بے نظیر بھٹو کے دور میں فوجی انقلاب برپا کر کے اسلامی حکومت قائم کرنے میں ناکامی حاصل کرنے والے جنرل ظہیر الاسلام عباسی نے حزب اللہ کے نام سے ایک نئی سیاسی پارٹی قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جنرل عباسی کو فوج سے برطرف کر کے قید کی سزا دی گئی تھی۔ وہ حال ہی میں رہا ہوئے ہیں۔

200 ملین ڈالر زرعی قرضہ ایشیائی ترقیاتی بینک پاکستان کو 200 ملین ڈالر زرعی قرضہ دینے پر راضی ہو گیا ہے۔ یہ قرضہ ملک میں زراعت کو ترقی دینے پر استعمال ہوگا۔

پاکستان نے خلاف ورزی نہیں کی پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے بی بی سی کو انٹرویو میں کہا ہے کہ تین ماہ میں پاکستان کی طرف سے کنٹرول لائن کی خلاف ورزی نہیں ہوئی بھارت سیز فائر میں توسیع کر کے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے۔ پاکستان نے کنٹرول لائن سے فوجیں واپس بلائیں بھارت نے کیا اقدام کیا؟

گوجرانوالا میں دوسرے روز بھی ہڑتال گوجرانوالا کے وکلاء نے اپنے سینئر ساتھی غلام شبیر چوہان ایڈووکیٹ کے قتل پر احتجاج کرتے ہوئے دوسرے روز بھی ہڑتال کی اور جلوس نکالا۔ کوئی وکیل کسی عدالت میں پیش نہیں ہوا۔

الطاف حسین کو برطانوی شہریت مل گئی ایم کیو ایم کے الطاف حسین کو برطانوی شہریت مل گئی ہے اب ان کو برطانوی پاسپورٹ چند دن میں جاری کر

دیا جائے گا- انہوں نے جون 1992ء میں شہریت کی درخواست دی تھی- الطاف حسین نے کہا کہ شہریت ملنا کارکنوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے-

حکومت دو روز میں جواب دے

لاہور ہائی کورٹ کے جج نے ایک رٹ درخواست میں حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ دو روز کے اندر بتائے کہ نواز شریف کی شہریت کیسے برقرار رہ سکتی ہے جبکہ وہ دس سال سے پہلے وطن واپس نہ آنے کی کمٹ منٹ کر کے سعودی عرب گئے ہیں-

بلدیاتی انتخابات کا دوسرا مرحلہ

بلدیاتی انتخابات کے دوسرے مرحلے میں 20- اضلاع میں کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے گئے- جمعہ کے روز بارہ بجے دن تک کاغذات وصول کئے جاتے رہے-

ٹیپ سیکنڈل کی تحقیقات

چیف ایگزیکٹو کے حکم پر ٹیپ سیکنڈل کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات شروع کر دی گئی ہے- سنڈے ٹائمز لندن نے ہائی کورٹ کے جج جسٹس قیوم، احتساب بیورو کے سابق سربراہ سیف الرحمان اور سابق وزیر قانون خالد انور کی ایک ٹیپ گفتگو کا متن شائع کیا تھا جس میں بے نظیر بھٹو کے خلاف مقدمہ کا جلد فیصلہ کرنے پر زور ڈالا گیا تھا-

اقتدار لیگ کا حشر

مسلم لیگ کے قائم مقام صدر جاوید ہاشمی نے کہا ہے کہ نئی مسلم لیگ بنی نہ کسی نے گروپ بنایا ہے- اقتدار لیگ کا حشر ماضی جیسا ہو گا-

شربت صدر

نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے

تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

Fax:213966 ☎ 04524-212434

گردہ مثانہ کے لئے کیور یٹو ادویات

گردہ میں سوزش، پیشاب میں خون پیپ البیومن آنا	Kidney Infection Course	Rs320/-
گردہ مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے	Kidney Stone Course	Rs320/-
پراسٹیٹ گلینڈ کے بڑھ جانے کیلئے	Prostate Course	Rs215/-
پیشاب کا بار بار اور مقدار میں زیادہ آنا-	Urination Course	Rs70/-

دیگر کیور یٹو ادویات کا لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس خط لکھ کر طلب فرمائیں

کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ- فون- کلینک 771، ہیڈ آفس 213156 سیلز 419

بقیہ صفحہ 6

ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ امتہ العزیز 1/17 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر1 رفیع احمد طاہر 1/10 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر2 راجہ رشید احمد وصیت نمبر 27876-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر

اقصیٰ چوک ربوہ- فون دفتر 214209

پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور

جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز

9 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی

فون آفس 448406-5418406

فخر الیکٹرونکس

ڈیلر- ریفریجریٹر- ائر کنڈیشنر- ڈیزرٹ کولر- کوکنگ رینج گیزر- ہیٹر- واشنگ مشین- مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر

فون 7223347-7239347-7354873

1- لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:mobi-k@usa.net

CPL No. 61